سوال

(588) جہادی تنظیموں کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم شیخ الحدیث صاحب۔

۱۔ جہادِ کشمیر میں جو پاکستانی جہادی تنظیمیں کام کررہی ہیں۔ ان کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟

۲۔ ایک بیٹا جہادی تنظیم کے معسکر میں جا کر بذریعہ خط والدین سے اجازت طلب کرتا ہے اور اجازت نہ ملنے کی صورت میں بغاوت کی دھمکی دیتا ہے۔ اور خط کے آخر میں آپ کا گستاخ نافرمان بیٹا کے الفاظ تحریر کرتا ہے۔ اس کے جہاد کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟

۳۔ اس بچے کے والدین خالص اللہ کی رضا جاننے کے لیے آپ سے رجوع کررہے ہیں کہ ان حالات میں والدین کے لیے کیا حکم ہے؟

۴۔ جہاد بالسیف کی اصل شکل کیا ہونی چاہیے؟ اور جہاد کا شوق رکھنے والا اپنی خواہش کیسے پوری کرے؟ (والسلام) (نذیر احمد اسد۔ بدوملہی) (۱۷ ستمبر ۱۹۹۹ئ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہادی تنظیمیں اگر فی الواقع اپنے عمل میں مخلص ہیں تو سب کو لکھے۔ ’وَإِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ‘ " صحیح البخاری، بَابُ یُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الإِمَامِ وَیُتَّقَی بِهِ، رقم: ۲۹۵۷" کا نقشہ پیش کرنا چاہیے۔ اسلام متحدہ قیادت کا داعی ہے مگر موجودہ طریقِ کار اور عملِ جہاد میں بھی امید ہے کہ ہر ایک اپنی نیت کے اعتبار سے ماجور ہے۔

۲۔ جہاد پر جانے کے لیے والدین کی اجازت اوّلین فرض ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ’’صحیح‘‘ میں تبویب قائم کی ہے: ’بَابُ الجِهَادِ بِإِذْنِ الأَبَوَيْنِ‘ یعنی جہاد میں والدین کی اجازت کا بیان۔ پھر اس کے ضمن میں یہ حدیث لائے ہیں۔

’’ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں جہاد کی طلب میں حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! تو فرمایا انہی کی خدمت کرتا رہ۔‘‘ صحیح البخاری، بَابُ الجِهَادِ بِإِذْنِ الأَبَوَيْنِ، رقم: ۳۰۰۴

اجازت نہ ملنے کی صورت میں والدین کو دھمکی آمیز خطوط لکھنے والا اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے اسے اپنے انجام پر غور کرنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ساری محنت اکارت جائے۔

۳۔بیٹے کا فرض ہے کہ جہادی مہم سے واپس آکر پہلے والدین کو راضی کرے پھر ان کی اجازت پر واپسی موقوف رکھے ورنہ انجامِ کار پر خطرہ ہے۔

۴۔ جہاد بالسیف کے لیے ابتدائی مرحلہ یہ ہے کہ پہلے جہادی تربیت حاصل کی جائے پھر دشمن سے مقابلہ کے لیے اپنے کو ہر وقت تیار رکھے۔ ضرورت پڑنے پر میدانِ کارزار میں کود جائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجہاد:صفحہ:441

محدث فتویٰ